فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

بجز پنجشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۷ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۳ ہجرت ۱۳۴۱ ہش | ۳ مئی ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۰۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل شام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو کچھ گھبراہٹ کی تکلیف ہو گئی تھی۔ ویسے عام طبیعت بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعاؤں سے کام لینا چاہیئے اور خدا تعالےٰ کے حضور استغفار کرنا چاہیئے

"دعاؤں سے کام لینا چاہیئے اور خدا تعالےٰ کے حضور استغفار کرنا چاہیئے کیونکہ خدا تعالےٰ غنی بے نیاز ہے اس پر کسی کی حکومت نہیں ہے۔ ایک شخص اگر عاجزی اور فروتنی سے اس کے حضور نہیں آتا وہ اس کی کیا پرواہ کر سکتا ہے۔ دیکھو اگر ایک سائل کسی کے پاس آجاوے اور اپنا عجز اور غربت ظاہر کرے تو ضرور ہے کہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ سلوک ہو۔ لیکن ایک شخص جو گھوڑے پر سوار ہو کر آوے اور سوال کرے اور یہ بھی کہے کہ اگر نہ دو گے تو ڈنڈے ماروں گا۔ تو بجز اس کے کہ خود اس کو ڈنڈے پڑیں اور اس کے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ خدا تعالےٰ سے اڑ کر مانگنا اور اپنے ایمان کو مشروط کرنا بڑی بھاری غلطی اور ٹھوکر کا موجب ہے۔ دعاؤں میں استقلال اور صبر ایک الگ چیز ہے اور اڑ کر مانگنا اور بات ہے۔ یہ کہنا کہ میرا فلاں کام اگر نہ ہوا تو میں انکار کر دوں گا۔ یا یہ کہہ دوں گا یہ بڑی نادانی اور شرک ہے اور آداب الدعا سے ناواقفیت ہے۔ ایسے لوگ دعا کی فلاسفی سے ناواقف ہیں۔ قرآن شریف میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ ہر ایک دعا مرضی کے موافق میں قبول کروں گا۔ بے شک یہ ہم مانتے ہیں کہ قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے ادعونی استجب لکم لیکن ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ اسی قرآن شریف میں یہ بھی لکھا ہوا ہے۔ ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع۔ ادعونی استجب لکم میں اگر تمہاری مانتا ہے تو لنبلونکم میں اپنی منوانی چاہتا ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کا احسان اور اس کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندہ کی بھی مان لیتا ہے۔ ورنہ اس کی الوہیت اور ربوبیت کی شان کے یہ ہرگز خلاف نہیں کہ اپنی ہی منوا لے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۳۸۵، ۳۸۶)

درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر

امسال ۱۱ مئی میں سیرالیون مغربی افریقہ میں عام انتخابات ہو رہے ہیں۔ جن میں ہماری جماعت کے مخلص احمدی بھائی پیراماؤنٹ چیف گا مانگا، آنریبل کانڈے بورے نیز ہمارے ایک مخلص دوست آنریبل مصطفےٰ سنوسی امیدوار کھڑے ہو رہے ہیں۔ ہر سہ اصحاب کا مقابلہ سخت ہے۔ انہوں نے درخواست کی ہے کہ احباب جماعت الیکشن میں ان کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام و احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمات بجا لانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

آج چوہدری محمد ظفر اللہ خاں اپنی تقریر مکمل کر لیں گے

نیویارک ۲ مئی۔ کشمیر کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے حفاظتی کونسل کا اجلاس آج بدھ کے روز پھر ہو رہا ہے۔ پہلا اجلاس جمعہ کے روز ہوا تھا۔ جس سے چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے خطاب کیا تھا۔ توقع ہے آپ آج کے اجلاس میں اپنی تقریر مکمل کر لیں گے بھارت کے مندوب مسٹر کرشنا مینن بحث میں حصہ لینے کے لئے نیویارک پہنچ گئے ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ شروع ہے جو طلباء داخل ہونا چاہتے ہوں وہ صبح آٹھ بجے جامعہ احمدیہ میں برائے انٹرویو آجائیں۔ فارم داخلہ دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ داخلہ ۸ مئی تک جاری رہے گا۔ داخلہ کا معیار کم از کم دسویں پاس ہے۔ ایف۔ اے یا بی۔ اے پاس طلباء بھی داخل ہو سکتے ہیں

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ۳ مئی کو روانہ ہو رہے ہیں

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ سیرالیون و لائبیریا اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جانے کے لئے مورخہ ۳ مئی ۱۹۶۲ء بروز جمعرات بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب وقت مقررہ پر اسٹیشن پر پہونچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں سے رخصت کریں (وکالت تبشیر ربوہ)

کل شام محلہ دارالصدر جنوبی کی لوکل تنظیم کی طرف سے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کے اعزاز میں ایک عصرانہ ترتیب دیا گیا۔ بعد ازاں مسجد محمود میں نماز مغرب کے بعد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب صدر محلہ دارالصدر جنوبی کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں اہل محلہ کی طرف سے مکرم مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا (باقی ص پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ مئی ۱۹۶۲ء

اسلامی فرقے

ماہنامہ ثقافت لاہور کی اشاعت اپریل ۱۹۶۲ء میں جناب رئیس احمد جعفری نے "تاثرات" کے زیر عنوان اسلامی فرقوں کے متعلق ایک فاضلانہ شذرہ تحریر فرمایا ہے جس کو ہم الفضل کی اس اشاعت میں کسی دوسری جگہ اس غرض سے شائع کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے اہل علم حضرات بھی اس مسئلہ پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں تاکہ پاکستان بلکہ اسلامی دنیا کا وہ عظیم خطرہ جو فرقہ بندی کی وجہ سے پیدا ہوگیا ہوا ہے اور جس کی وجہ سے ہمارے اہل علم حضرات کا علم وفضل بجائے قومی تربیت اور اشاعت اسلام کے لئے خرچ ہو باہم خانہ جنگی پر صرف ہو رہا ہے اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ آج مسلمانوں کو جس چیز نے سب سے زیادہ اندرونی طور پر نقصان پہنچایا ہے اور اسلام کی حفاظت اور اس کی اشاعت کے لئے جس چیز نے سب سے بڑی رکاوٹ پیدا کر رکھی ہے وہ فرقہ بندی کے باہم تنازعات ہیں یہ تنازعات اگر محض افہام وتفہیم یا تحریر وتقریر تک محدود ہوتے تو پھر بھی کوئی بات نہ تھی، مگر افسوس تو یہ ہے کہ ہم پاکستان میں دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے دینی فرقے نہایت خیالی اور تصوراتی مسائل پر جھگڑتے ہیں اور نہ صرف جھگڑتے ہیں بلکہ بعض اوقات خون خرابہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور حکومت کو نظم ونسق قائم رکھنے کے لئے اقدامات کرتے پڑتے ہیں ایسے تنازعات میں سے جو مسلمانوں کے درمیان تفرقہ کی خلیج وسیع کر رہے ہیں ایک مسئلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قبر میں زندہ ہونا اور دوسرا آپ کے مادی سایہ کے متعلق ہے ایک فریق اس امر پر مصر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی اپنی قبر میں زندہ موجود ہیں اور بالکل اسی طرح کی زندگی بسر کر رہے ہیں جس طرح کی زندگی آپ اپنی وفات سے پہلے بسر کرتے تھے، فرق صرف اتنا ہے کہ اب وہ ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتے یہی فریق اس بات پر بھی مصر ہے کہ آپ کا سایہ نہیں تھا یعنی جب آپ دھوپ یا روشنی میں کھڑے ہوتے تو زمین پر آپ کا سایہ نہیں پڑتا تھا یعنی آپ کا جسم شیشہ کی طرح شفاف تھا اور روشنی شیشہ کی طرح آپ کے جسم سے گزر جاتی تھی پھر ایک مسئلہ یہ بھی متنازعہ فیہ ہے کہ آپ کے پسینہ سے کس قسم کی خوشبو آتی تھی۔

ایسے ہی بیسیوں دیگر خیالی مسائل ہیں جن میں آج بڑے بڑے اہل علم حضرات مصروف ہیں اور جن کو حل کرنا ان کے مقاصد زندگی میں سے سب سے بڑا مقصد بن گیا ہوا ہے ان مسائل کے اتار چڑھاؤ سے یہ اہل علم حضرات باہم دست وگریباں رہتے ہیں گویا کہ آج مسلمانوں کو ان مسائل کے حل کرنے کے علاوہ کوئی کام درپیش نہیں ہے یہ تو صرف ایک مثال ہے ورنہ یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ کہنے کو تو بعض اصحاب یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ "ابن مریم مرگیا یا زندہ جاوید ہے" یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاگئے ہیں یا ابھی آسمان پر زندہ موجود ہیں؟ ایسے مسائل کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں لیکن جب دل چاہتا ہے تو ابن مریم کو آسمان پر زندہ ثابت کرنے کے لئے زمین وآسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں اور اسی ابن مریمؑ کو مسلمانوں میں نازل کرنے کے لئے یہاں تک کہہ جاتے ہیں کہ اگر آپ فوت بھی ہوگئے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے انہیں زندہ کرکے کبھی نازل کرسکتا ہے چنانچہ حال ہی میں ہمیں ایک ایسے ہی عالم بے بدل نے "ختم نبوت" پر ایک رسالہ لکھتے ہوئے ابن مریم کو مسلمانوں میں لازماً نازل کرنے کے لئے بیسیوں ورق سیاہ کردیئے ہیں غور فرمایئے کہ ایک طرف تو مولانا یہ عقیدہ بیان کرتے ہیں کہ ابن مریم زندہ ہو یا وفات پاگیا ہو اس سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں اور دوسری طرف یہی مولانا اور ان کے ہمنوا ابن مریمؑ کو آسمان سے اتارنے کے لئے نہایت مضطر نظر آتے ہیں اور جو لوگ آپ کی وفات قرآن کریم سے ثابت کرتے ہیں ان کو فتنہ فی الاسلام ظاہر کرتے ہیں اور ہر طرح سے ان کے خلاف عوام مسلمانوں میں اشتعال انگیزی کرتے رہتے ہیں اس سے کیا ثابت ہوتا ہے؟ غور کیا جائے تو اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ان اہل علم حضرات نے ایسے مسائل کو محض اپنی ذاتی اغراض کے لئے ابھار رکھا ہے ان کا مقصد مسائل کو حل کرنا نہیں ہے بلکہ ملک میں فرقہ وارانہ تنازعات کو پیدا کرکے ملک کی فضا کو خراب کرنا ہے چنانچہ آپ غور کریں تو جن مسائل کو ان لوگوں نے وجہ تنازعات بنا رکھا ہے اکثر ایسے ہیں جن کو قیامت تک انسان حل نہیں کرسکتا اور بعض ایسے ہیں جو اگرچہ قرآن وحدیث میں سے ثابت ہوسکتے ہیں مگر ضد اور اصرار ہے اس لئے بھی حل نہیں کئے جاسکتے کہ ان لوگوں کے پیش نظر احقاق حق نہیں ہوتا بلکہ بعض دیگر وجوہات کی بنا پر ان کی ذاتی اغراض اور ذاتی مفادات اس سے وابستہ ہوتے ہیں۔

مثلاً جو لوگ "قبر میں زندگی" اور "سایہ رسول اللہ" کے متعلق جھگڑتے ہیں قیامت تک یہ ثابت نہیں کرسکتے کہ واقعی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرقد مبارک میں اسی طرح زندہ ہیں جس طرح آپ اپنی وفات سے پہلے زندہ تھے اور نہ قیامت تک یہ بات ثابت کی جاسکتی ہے کہ آپ کا سایہ نہیں تھا، آپ کے پسینہ سے کس قسم کی خوشبو آتی تھی اور نہ یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ حضرت ابن مریم علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور کسی زمانہ میں وہ آسمان سے دو فرشتوں کا سہارا لے کر زمین پر نازل ہوں گے کیونکہ یہ تمام باتیں بظاہر سنت اللہ کے خلاف ہیں کہ وفات یافتہ لوگ زمین پر اسی طرح چلیں پھریں جس طرح وہ وفات سے پہلے چلتے پھرتے نظر آتے تھے یا ابھی تک زندہ ہوں۔ آج تک انسانی تجربہ میں ایسی بات نہیں آئی اور نہ آئندہ آنے کی امید ہے سایہ اور خوشبو کی بات تو واضح ہی ہے الغرض بہت سے فرقہ وارانہ تنازعات ایسے ہیں جن کی کوئی بنیاد نہیں لیکن پھر بھی ہمارے اہل علم حضرات شغل بیکاری کے طور ان جھگڑوں کو لئے چلے جاتے ہیں اور خواہ مخواہ مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کا باعث ہو رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ایسے تنازعات انہی اقوام میں پیدا ہوتے ہیں جو اپنے دینی اصولوں سے ہٹ گئی ہوتی ہیں اور جن میں علمی روح مردہ ہوچکی ہوتی ہے اس لئے جہاں تک ایسے تنازعات کا تعلق ہے اس کا بہترین علاج صحیح تعلیم ہی کرسکتی ہے تعلیم ایک اکتسابی چیز ہے اور مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ انسان کا علم بحیثیت مجموعی روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے اسلئے ضروری ہے کہ دینی علوم کے حصول کے طریقوں کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے مسلمانوں کو توجہ دلائی تھی کہ وہ علوم دینی کے ساتھ ساتھ جدید علوم بھی سیکھیں اور اس بات سے ہرگز نہ ڈریں کہ جدید علوم اسلام کے خلاف ہیں مگر افسوس ہے کہ یہاں بالکل جدا جدا اور ایک دوسرے سے متضاد قسم کے دو سکول پیدا ہوگئے ہیں اکثر اہل علم حضرات موجودہ علوم سے بے بہرہ ہوتے ہیں اور نو تعلیم یافتہ دینی علوم سے محروم ہوتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک طرف تو پرویز ایسے لوگ ہیں جو اسلام کی ہیئت ہی کو بدل دینا چاہتے ہیں اور دوسری طرف قدیم طرز کے اہل علم حضرات ہیں جو ابھی تک صعود ونزول کی حقیقت کو بھی نہیں سمجھ پائے

ہم جناب رئیس احمد صاحب جعفری سے بڑی حد تک متفق ہیں کہ حکومت کا اختلاف عقائد سے کوئی تعلق نہیں یہ کام تو اہل علم حضرات کا ہے کہ وہ اختلافات کو ملک وقوم کے لئے باعث کمزوری بنانے کی بجائے اس کو باعث تقویت بنائیں اور وہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ وہ ان اختلافات کو علمی حدود تک رکھیں اور ان کو عوام میں حصول اعتماد کا ذریعہ نہ بنائیں اختلافات تو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں بھی تھے مگر آپ کے صحابہ کرام اس حقیقت کو سمجھتے تھے کہ اختلافات فطرتاً لازمی ہیں البتہ جب سیاست میں ان اختلافات کو داخل کیا گیا تو خود قرون اولیٰ تاریخ اسلامی بھی خون آلود ہونے سے بچ نہ سکی اس سے ہمیں سبق لینا چاہیئے اور عقائدی اختلافات کو سیاست میں دخل انداز نہیں ہونے دینا چاہیئے اسلئے ہر فرقہ یا جماعت جو اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بنائے چاہیئے کہ حکومت اس کو خلاف قانون قرار دے کیونکہ اگر کبھی خدانخواستہ عقائد کی اختلاف نے سیاست میں راہ پائی تو ملک کے نظم ونسق کا خدا ہی حافظ ہے۔

سفر مشرقی پاکستان کے تاثرات

مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال کی تقریر

مورخہ ۳۰ اپریل کو بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں محترم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال نے اپنے سفر مشرقی پاکستان کے تاثرات بیان کئے آپ نے مشرقی پاکستان کے احمدی بھائیوں کے اخلاص اور جذبہ اخوت ومحبت کی تعریف کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ ان کے چہروں سے ایمان چھلکتا ہوا نظر آتا تھا وہ اسلام اور احمدیت سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان کی تربیت کی طرف زیادہ توجہ دیں تاکہ قربانی کے میدان میں وہ بھی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

آپ کی تقریر کے بعد چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے بھی مشرقی پاکستان کی احمدی جماعتوں کے حالات مختصراً بیان فرمائے بعد ازاں صاحب صدر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے صدارتی تقریر فرمائی اور پھر مکرم شبیر احمد صاحب نے مشرقی پاکستان کی بعض تصاویر دکھائیں دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

درخواست دعا

مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری کے چھوٹے صاحبزادے عزیز محمد وسیم پر ایک مقدمہ بن گیا ہے جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو مقدمہ سے بری ہونے کے اسباب پیدا فرمادے اور ان کی پریشانی دور کرے (محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ احمدیہ منٹگمری)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ سے ایک اہم خطاب

روحانی دنیا میں ایک مومن کی غذا قربانی اور صرف قربانی ہے

تحریک جدید کے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کرو

امانت فنڈ تحریک جدید کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۷ء بمقام قادیان

تسط سوم

فرمایا:۔ ایک بات میں

تحریک جدید کے متعلق

کہنا چاہتا ہوں اب تحریک جدید کا دوسرا دور شروع ہے اور میں اس تحریک کے ابتداء سے ہی دوستوں کو یہ کہتا چلا آیا ہوں کہ مذہبی سلسلوں میں کوئی قربانی ایسی نہیں ہو سکتی۔ جس کے متعلق یہ کہا جائے کہ وہ فلاں وقت رک جائے گی۔ مومن کی قربانی اس کی موت تک چلتی ہے۔ اس عرصہ میں قربانیوں کی شکل بے شک بدل سکتی ہے مگر

قربانیوں کا سلسلہ

بند نہیں ہو سکتا۔ تم اس کا نام تحریک جدید نہ سہی کوئی اور نام رکھ لو۔ مگر بہر حال تمہیں کبھی جانی کبھی مالی اور کبھی وقتی قربانیاں ہمیشہ کرنی پڑیں گی۔ پس یہ امر جماعت کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ قربانیوں کا مطالبہ موت تک ہے۔ اس عرصہ میں شکلیں بدل سکتی ہیں مگر یہ مطالبہ نہیں بدل سکتا۔ کیونکہ قربانی کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم روٹی نہ کھائیں اور پھر بھی زندہ رہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم دو مہینے روٹی کھاتے رہیں اور دو مہینے کھانا کھانا بند کر دیں اور فاقہ کرنے لگیں۔ ہم جب بھی فاقہ کریں گے اور کھانے کا سلسلہ بند کر دیں گے۔ جو پہلے کھانا کھایا ہوا ہوگا وہ بھی ضائع ہو جائے گا اور ہم کمزور ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اس کے مقابلہ میں جتنا زیادہ اعلیٰ کھانا کھائیں گے۔ اتنی ہی زیادہ طاقت ہمارے اندر پیدا ہوگی۔ سعدی اسی امر کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے ؎

خورِ شکم دمبدم تافتن
مصیبت بود روز نایافتن

جب دنیا میں انسان بغیر غذا کے نہیں جی سکتا تو کس طرح ممکن ہے کہ روحانی لحاظ سے وہ بغیر غذا کے جی سکے اور روحانی دنیا میں ایک مومن کی غذا صرف قربانی ہے۔ ہماری نمازیں ہماری روحانی غذا ہیں۔ ہمارے روزے ہماری روحانی غذا ہیں۔ ہمارے حج ہماری روحانی غذا ہیں۔ ہماری زکوٰتیں ہماری روحانی غذا ہیں۔ ہماری تبلیغیں ہماری روحانی غذا ہیں اور جب بھی کسی کی یہ روحانی غذا کم ہو ساتھ ہی اس میں ضعف کے آثار پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر ضعف کے بعد موت واقع ہو جاتی ہے۔ پس اچھی طرح سمجھ لو کہ قربانیاں جماعت کے لئے لازمی ہیں اور ہمیشہ کے لئے ہیں۔

ایک افسر نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ جب انہوں نے کارکنوں سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اپنی جماعت کے دوستوں کو یہ تحریک پہنچادی تھی تو انہوں نے کہا ہمیں تو توفیق نہیں تھی۔ اس لئے ہم نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ اور کسی اور کو کہنے کی کیا ضرورت ہے یہ تحریک تو ہر شخص کے کانوں تک پہنچ چکی ہے۔ یہ ایک

سخت کمزوری کی علامت ہے

جو ان کے کارکنوں سے ظاہر ہوئی اور میں سمجھتا ہوں یہ محض اس شرمندگی اور ندامت کو مٹانے کا بہانہ ہے جو انہیں اس وجہ سے ہوتی ہے کہ انہوں نے خود اس تحریک میں کیوں حصہ نہیں لیا وہ سمجھتے ہیں کہ جب ہم کسی کو کہیں کہ اس تحریک میں حصہ لو۔ تو وہ دریافت کرے گا کہ آپ نے کیا دیا۔ اور چونکہ ہم نے کچھ دیا نہیں۔ اس لئے اس شرمندگی کا یہی علاج ہے کہ کسی کو تحریک نہ کرو۔ حالانکہ جب کوئی عہدہ دار مقرر ہوتا ہے تو اس کا فرض ہوتا ہے کہ ہر تحریک خواہ وہ اس میں خود حصہ لیتا ہے یا نہیں دوسروں تک پہنچادے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دوسروں کو تحریک نہ کرکے وہ خدا تعالیٰ کے حضور گنہگار بنتے ہیں۔ اگر وہ واقعہ میں معذور ہیں اور اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکتے۔ تو انہیں دعائیں کرنی چاہئیں اور کم سے کم نیکی کا جو حصہ انہیں دوسروں کو تحریک کرکے مل سکتا ہے۔ اس سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان لوگوں کو بھی جنہوں نے گزشتہ سال یا گزشتہ سے پیوستہ سالوں میں وعدہ کیا تھا مگر ابھی تک اپنے وعدہ کی رقوم ادا نہیں کیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ یا تو اپنے وعدہ کو پورا کریں اور یا مجھ سے معافی لے لیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ان العھد کان مسئولا کہ ہر وہ عہد جو تم کرتے ہو۔ اس کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا کہ تم نے اسے کہاں تک پورا کیا۔ پس وعدہ کرنے والے دوست یا تو اپنے

وعدوں کو پورا کریں

اور یا پھر مجھ سے معافی لے لیں۔ مگر بعض لوگ نہ رقم ادا کرتے ہیں۔ اور نہ معافی لیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ اگر انہوں نے معافی کی درخواست کی تو میں تحقیقات کراؤں گا۔ کہ آیا وہ قابل معافی ہیں یا نہیں میں اس قسم کے شکوک کے ازالہ کے لئے کہہ دینا چاہتا ہوں کہ جب بھی کسی دوست کی طرف سے معافی کی درخواست آتی ہے۔ فوراً اس کا نام رجسٹر سے کٹوا دیا جاتا ہے اور کوئی تحقیقات نہیں کی جاتی۔ پس دوستوں کو تسلی رکھنی چاہیئے کہ ان کے متعلق ہرگز جماعتوں سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ آیا وہ قابل معافی ہے یا نہیں بلکہ محض ان کی طرف سے اطلاع آنے پر انہیں معاف کر دیا جائے گا اور خدا کے حضور وہ گنہگار ہونے سے بچ جائیں گے اور اگر وہ معافی نہیں لینا چاہتے اور نیت رکھتے ہیں کہ ادا کریں گے۔ مگر ابھی انہیں طاقت نہیں تو وہ مہلت لے لیں۔ غرض دوست گزشتہ سالوں کے وعدوں کی رقوم یا تو ادا کر دیں یا معاف کرا لیں۔ اور یا پھر ان کی ادائیگی کے لئے مہلت لے لیں۔

اس وقت

تحریک جدید کے امانت فنڈ

کی طرف بھی میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ یہ ایک نہایت ضروری امر ہے اور جن دوستوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا انہیں چاہیئے کہ اس میں شامل ہو جائیں۔ اپنی آمد کا ایک حصہ پس انداز کرنا ایسا ضروری ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ طبیعت دیکھ کر کہ آپ کو جو کچھ ملتا ہے خرچ کر دیتے ہیں۔ اس زمانہ میں جب آپ جموں میں ملازم تھے آپ کو لکھا کہ اپنی آمد کا چوتھا حصہ جمع کرتے جائیں۔ پس ہر شخص کے پاس کچھ نہ کچھ روپیہ جمع ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ایسے کئی مواقع پیش آتے ہیں جبکہ روپیہ کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ اور اگر روپیہ پاس نہ ہو تو کئی قسم کے خطرات لاحق ہو جاتے ہیں۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ تحریک جدید کے

امانت فنڈ میں حصہ

لیں۔ اس فنڈ میں روپیہ جمع کرانے کی وجہ سے کئی دوست ہمارے بے حد ممنون ہوئے ہیں۔ کیونکہ اس عرصہ میں اچانک انہیں بعض سخت مشکلات پیش آگئیں اور انہوں نے ہمیں لکھا کہ اگر آج ہمیں روپیہ نہ ملا۔ تو ہماری تباہی میں کوئی شبہ نہیں۔ چنانچہ گو امانت فنڈ کے لئے تین سال کی شرط تھی مگر جب ہمیں معلوم ہوا کہ انہیں حقیقی ضرورت درپیش ہے تو ہم نے ان کا روپیہ فوراً ادا کر دیا۔ اور اس طرح وہ بڑی بڑی مصیبتوں سے بچ گئے۔ پس دوستوں کو اس فنڈ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور جو دوست ماہوار کچھ روپیہ جمع کرا سکتے ہوں انہیں بالالتزام روپیہ جمع کراتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ ضرورت پر ان کے کام آ سکے۔

شکرِ ایزدی کا ایک پہلو

از حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب ربوہ

کل بعد نماز فجر میں نے ایک بھاری چیز کو جو دائیں ہاتھ سے اٹھایا اور ہاتھ ضرور اٹھ گیا تو میرے کمزور بازو کے مقابل بوجھ کی زیادتی کی وجہ سے میرے کندھے کے جوڑ کے اس حصہ کی طاقت نے جواب دے دیا جو اس وقت بوجھ کو اٹھا رہا تھا بجلی کی طرح تیز درد محسوس ہوا اور بازو بیکار ہوتا ہوا محسوس ہوا وزنی چیز زمین پر گر گئی

میں متوحش حالت میں کہ مبادا بازو ہی بے کار ہو جائے درد کا صدمہ برداشت کر رہا تھا ایسے حال میں جب چائے کی پیالی دائیں ہاتھ سے اٹھانے لگا تو کامیاب نہ ہوا اسی اثناء میں مجھے اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ واقعہ یاد آگیا جب کہ حضور نے اپنی تقریر کے دوران غالباً ۱۹۰۵ء میں لدھیانہ کے مقام پر تقریر کے وقت جب چائے کی پیالی اٹھائی تو اس وقت آپ بائیں ہاتھ سے کام کر رہے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ کسی وقت آپ کے دائیں بازو کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور بازو میں اس قدر کمزوری چلی آرہی تھی کہ دائیں ہاتھ سے چائے کی پیالی اٹھا کر منہ کو نہ لگا سکتے تھے۔

اس واقعہ کے یاد آنے پر میرے منہ سے بار بار الحمدللہ الحمدللہ نکلتا رہا اور میں شکر ایزدی میں محو ہو گیا اور میری تمام تکلیف راحت سے بدل گئی پھر خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمارا آقا و خالق اور مالک ہے یہ اس کی کتنی شفقت اور محبت ہے کہ دکھوں اور تکلیفوں میں بھی اس نے راحت اور خوشی کے کئی پہلو رکھ دیئے ہیں۔ مجھے اس حادثہ سے سخت تکلیف ہوئی اور دکھ اب بھی ہے لیکن اس کی نگاہِ لطف وہ کچھ بخشتی رہی ہے کہ لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا واقعی اگر انسان چاہے تو وہ ہر تکلیف سے بھی خوشی کا پہلو نکال سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کو محسوس کر سکتا ہے۔

تبصرہ

تابعین اصحاب احمد جلد دوم ناشر ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے

یہ ایک ۱۹۳ صفحہ کی کتابی سائز پر مشتمل سلسلہ تابعین اصحاب احمد کی جلد دوم ہے اس جلد میں مولوی مصلح الدین صاحب راجیکی مرحوم کے مختصر سوانح اور ان کا نظم و نثر کلام ہے مولوی مصلح الدین حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی کے فرزند تھے جو جوانا مرگی کا شکار ہو گئے آپ کے حالات سبق آموز اور درد انگیز ہیں۔ نظم اور نثر اچھی لکھ سکتے تھے جو نمونے اس کتابچہ میں دیئے گئے ہیں قابل تعریف ہیں آپ کے اشعار کا لہجہ درد انگیز ہے جو نثر کا ٹکڑا شامل کیا گیا ہے وہ آپ کی زندگی کی روش پر اچھی روشنی ڈالتا ہے۔ احمدیہ بک ڈپو ربوہ سے حاصل کریں۔

الفرقان ربوہ۔ خاتم النبیین نمبر

یہ ضخیم نمبر ۱۲۴ صفحہ پر مشتمل ہے اس میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے کتابچہ "ختم نبوت" کا مکمل جواب دیا گیا ہے یہاں تک کہ اس مسئلہ پر اس نمبر کو انسائیکلوپیڈیا کہنا چاہیئے علاوہ مسئلہ زیر بحث پر سیر حاصل تبصرہ کے اس میں مودودی صاحب کی تضاد بیانیوں کو اچھی طرح واضح کیا گیا ہے آپ کی علمیت کا خوب پول کھولا گیا ہے یہ نمبر ختم نبوت اور نزول مسیح پر حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے اور چاہیئے کہ ہر انسان جس کو ان مسائل سے دلچسپی ہو اس کا مطالعہ ضرور کرے ورنہ وہ ان مسائل کو کماحقہ نہیں سمجھ سکے گا قیمت ۲۵ء۱ روپیہ۔ پتہ ناشر مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ربوہ سے طلب فرمائیں۔

المنار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

سرپرست محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ نگران:۔ چوہدری محمد شریف خالد صاحب ایم۔اے۔ مدیر اعلیٰ: ارشد ترمذی۔ مدیر:۔ رشید احمد جاوید، شمارہ جنوری، فروری، مارچ۔

یہ مجلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طلباء کا ترتیب کردہ ہے زیر نظر شمارہ اردو کے ۴۶ صفحات پر مشتمل ہے اس شمارہ میں اداریہ کے کالم کو بہت عمدگی سے تحریر کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ مدیران باوجود طالبعلم ہونے کے اچھی قابلیت رکھتے ہیں مضامین میں سے پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب کا مضمون "الحکمۃ ضالۃ المومن" اور عبدالسمیع صاحب قریشی کا مضمون "عبدالقادر یاد رہیگا" قابل تعریف ہیں شادی کے عنوان پر ڈاکٹر ناصر صاحب نے بہت خوب لکھا ہے رشید احمد جاوید اور زرتشت منیر احمد کے افسانے بھی کامیاب ہیں۔ منظوم کلام میں صاحبزادہ سید ابوالحسن صاحب نجمی، صاحب شاہد کی اور ارشد ترمذی کا فارسی کلام قابل داد ہے بہر حال مجلہ ہر لحاظ سے کامیاب ہے۔

سرگودھا میں لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام خواتین کا جلسہ سیرۃ النبیؐ

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی مبسوط تقریر

مورخہ ۲۵ اپریل کو پانچ بجے شام محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ کی کوٹھی کے لان میں لجنہ اماء اللہ سرگودھا کے زیر اہتمام خواتین کا ایک نہایت کامیاب جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا جس میں دیگر تقاریر کے علاوہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت ام متین سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ایک نہایت مبسوط تقریر فرمائی۔ حضرت ممدوحہ اس جلسہ میں شرکت کے لئے بذریعہ کار ساڑھے دس بجے صبح ربوہ سے سرگودھا تشریف لائیں آپ کے ہمراہ حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اور محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ خورشید احمد صاحب بھی ربوہ سے تشریف لائیں۔

جلسہ کی کارروائی پانچ بجے شام محترمہ بیگم صاحبہ سعد اللہ صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی تلاوت قرآن پاک مسعودہ اختر صاحبہ نے کی بعد ازاں سلمیٰ تسنیم لیئق اور بشریٰ قریشی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا سب سے پہلے طیبہ عارفہ صاحبہ نے تقریر کی یہ ایک ننھی بچی ہیں ماشاء اللہ اور نے بڑے سلجھے ہوئے انداز میں تقریر کی جسے بہت پسند کیا گیا بعد ازاں محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی آپ نے مثالیں دے کر بتایا کہ کس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے عربوں جیسی وحشی قوم کو نہ صرف انسان بلکہ باخدا انسان بنایا اور ان میں عظیم الشان روحانی تبدیلی پیدا کر دی

آپ کی تقریر کے بعد مسعودہ اختر صاحبہ نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی مشہور نظم "بدرگاہ ذی شان خیر الانام" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی بعد ازاں حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ نے اپنی مبسوط تقریر

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تکمیل توحید"

کے موضوع پر شروع فرمائی جسے اول سے آخر تک نہایت دلچسپی اور دلجمعی کے ساتھ سنا گیا یہ تقریر انشاء اللہ عنقریب الفضل میں شائع کر دی جائے گی۔ آپ کی تقریر کے بعد محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بیگم میجر بشیر احمد صاحب پراچہ نے معزز مہمانوں اور سامعات کا شکریہ ادا کیا اور پھر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا۔

اس جلسہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس میں کثرت کے ساتھ غیر احمدی معزز خواتین بھی شامل ہوئیں۔

جلسہ سے قبل گیارہ بجے دوپہر کو حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سرگودھا کے ایک اجلاس میں بھی شمولیت فرمائی اور قیمتی نصائح فرمائیں۔ آپ نے اس امر پر خاص طور پر زور دیا کہ اسلامی پردہ کے کم ہو جانے کا جو رجحان پیدا ہو رہا ہے اسے دور کرنے کے لئے خاص طور پر کوشش کی جائے اسی طرح شادی بیاہ وغیرہ کے مواقع پر جو غیر اسلامی رسوم ادا کی جاتی ہیں مثلاً سسرال والوں کے لئے پارچات کا انتظام کیا جاتا ہے وغیرہ اس قسم کی رسوم سے قطعی طور پر اجتناب کرنا چاہیئے۔

دوپہر کے کھانے کا انتظام محترم مرزا عبدالحق صاحب کے ہاں تھا جلسہ کے بعد تیسرے پہر پراچہ فیملی کی احمدی خواتین کی طرف سے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور دیگر مہمانوں کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا اور بعد نماز مغرب بیگم صاحبہ حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے عشائیہ دیا ان ہر سہ مواقع پر بہت سی غیر احمدی معزز خواتین بھی شامل ہوئیں اور اس طرح معزز مہمانوں کی آمد سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی کوشش کی گئی۔ اس سلسلے میں سرگودھا کی لجنہ اماء اللہ کی کارکنات نے قابل تعریف محنت ہمت اور اخلاص سے کام کیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے

(نامہ نگار)

انصار اللہ کی دوسری سہ ماہی کا امتحان

تمام اراکین انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام قرآن مجید کے چوتھے پارہ کے نصف دوم کے ترجمہ کا امتحان مورخہ یکم جولائی ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگا تمام اراکین ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔ زعماء و منتظمین اعلیٰ اصحاب براہ کرم وقتاً فوقتاً امتحان کی تحریک کرتے رہیں اور امتحان کی تیاری کا منتظم کرائیں اور جو دوست امتحان میں شریک ہونے والے ہیں ان کے اسماء سے مرکز کو اطلاع دی جائے تاکہ اسی تعداد میں پرچہ سوالات روانہ کئے جا سکیں۔ جزاکم اللہ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تاثرات

(از ماہنامہ ثقافت لاہور بابت ماہ اپریل ۱۹۶۳ء)

نوٹ:۔ ضروری نہیں کہ ادارہ ہر امر میں مضمون نگار سے متفق ہو۔ اس مضمون کے سلسلہ میں صفحہ ۲ پر ادارہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

"مرکز ملت" اور اسلامی فرقے:۔ ایک اہم سوال چند روز ہوئے "طلوع اسلام" کا ایک پرچہ نظر سے گذرا۔ اس میں پرویز صاحب نے اپنے دینی افکار و خیالات کے بارے میں بیان مرحمت دیتے ہوئے بعض ایسی باتیں ارشاد فرمائی ہیں جو غور و فکر کی مستحق ہیں۔

پرویز صاحب کو موجودہ اسلامی فرقوں کے وجود پر اعتراض ہے۔ ان کا خیال ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد گرامی میں نہ کوئی سنی تھا نہ شیعہ، نہ حنفی، نہ مالکی نہ شافعی نہ حنبلی۔ سب مسلمان تھے۔ بعد میں یہ فرقے پیدا ہوئے۔ ان فرقوں نے شرع و آئین کی نئی تعبیریں کیں اور انہیں جزو مذہب بنا لیا۔ لوگ اسلامی خدمت اسلامی نظام اسلامی دستور کا نام لیتے ہیں۔ مگر یہ فراموش کر دیتے ہیں کہ اتنے فرقوں کی موجودگی میں اسلامی حکومت کس طرح قائم ہو سکتی ہے؟ اسلامی نظام کیونکر استوار ہو سکتا ہے۔ اسلامی دستور کی تدوین کس طرح ممکن ہے؟ لہٰذا اگر اسلامی دستور بنانا اور اسلامی حکومت قائم کرنا ہے تو ان فرقوں کو ختم کرنا پڑیگا اور یہ "مرکز ملت" کا کام ہوگا کہ وہ انہیں ختم کر کے اسی حالت پر لے آئے جو عہد رسالت باسعادت میں تھی یعنی صرف مسلمان!

پرویز صاحب کا یہ خیال بڑا اوزنی معلوم ہوتا ہے۔ اور بہ ظاہر اس کی اصابت شک و شبہ سے بالا نظر آتی ہے۔ لیکن اگر علمی سطح پر اس کا جائزہ لیا جائے اور تاریخ کی روشنی میں اس کے مضمرات پر غور کیا جائے اور عمل متواتر کے پیمانے سے اسے ناپا جائے تو اس کی حقیقت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ "تکلف برطرف ہے ایک انداز جنوں یہ بھی"۔

اسلامی معاملات و مسائل کی ہم بآسانی تین قسمیں قرار دے سکتے ہیں۔

۱۔ اعتقادات — یعنی وہ مسائل جو اعتقادی حیثیت رکھتے ہیں۔ بہ الفاظ دیگر جن کا تعلق صرف ذہن و دماغ سے ہے عمل سے نہیں ان مسائل میں "مرکز ملت" کچھ نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ خدا الہٰی کانوں سے سنتا ہے۔ جو ہمارے جیسے ہیں۔ انہی آنکھوں سے دیکھتا ہے جو ہماری جیسی ہیں یا کسی شخص کا خیال ہے کہ خدا کی سماعت و بصارت ایک نادرا چیز ہے جو انسانی سمع و بصر سے نہ مشابہت رکھتی ہے نہ مماثلت، تو نہ جلاد کی تلوار کسی کو اس خیال سے روک سکتی ہے نہ سجن و زنداں کی عقوبت۔

۲۔ عبادات — عبادات کا تعلق فکر و خیال سے نہیں عمل سے ہے اور عمل بھی خفیہ نہیں علانیہ۔ ایک اسلامی حکومت میں نماز با جماعت سے مفر نہیں۔ اب کوئی شخص رفع یدین کرتا ہے اور کوئی نہیں کرتا۔ کوئی آمین بالجہر کہتا ہے اور کوئی نہیں کہتا کوئی ہاتھ کھول کر نماز پڑھتا ہے کوئی ہاتھ باندھ کر۔ کوئی ہاتھ باندھتا ہے تو سینہ کے اوپر اور کوئی باندھتا ہے مگر سینہ سے نیچے، کوئی تشہد میں انگشت شہادت کو حرکت دیتا ہے اور کوئی نہیں دیتا۔ کوئی سجدۂ سہو ایک سلام پھیر کر کرتا ہے اور کوئی سلام کے بغیر سجدۂ سہو کر لیتا ہے یا اور اسی طرح کے دوسرے مسائل ایسے ہیں جو حلت و حرمت کی ذیل میں نہیں آتے ان میں اختلاف جو کچھ ہے وہ افضلیت میں ہے۔ ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے والا اگر باندھ کر پڑھ لے اور باندھ کر پڑھنے والا اگر کھول کر پڑھ لے تو نماز بہرحال صحیح ہوگی۔ البتہ اگر ایسا نہ کرتا اور ویسا کرتا تو زیادہ بہتر تھا!

لہٰذا اس معاملہ میں "مرکز ملت" کو مداخلت کی چنداں ضرورت نہیں ایک شخص انشراح قلب کے ساتھ دلائل و اسناد کی موجودگی میں جو روش بھی اختیار کرتا ہے وہ "مرکز ملت" کے لئے قابل اعتراض نہ ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ یہ اختلاف ایسا ہے جو حضرت رسول اللہ کے بعد ہی ہو سکتا تھا۔ آپ کی زندگی میں ممکن نہ تھا۔ کیونکہ اس اختلاف کی بنیاد یہ ہے کہ آپ کا آخری فعل کونسا تھا؟ کوئی فرقہ یہ نہیں کہتا کہ آپ نے آمین بالجہر نہیں کہی یا رفع یدین نہیں فرمایا۔ سب مانتے ہیں کہ ایسا کیا اختلاف جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ آپ کا اس باب میں بالعموم آخری عمل کیا تھا؟ اس تحقیق میں جو جس نتیجہ پر پہنچا اس پر عمل کرنے لگا۔ اگر مرکز ملت جبراً لوگوں کو ایک طریقہ پر مجبور کر دے تو محتاط اور متقی لوگ تفرقہ سے بچنے کے لئے "مرکز ملت" کے حکم پر عمل کریں گے۔ اور گھر میں دوبارہ نماز اپنے طریقہ پر پڑھیں گے، جیسا کہ صحابہ کرام مثلاً بنو امیہ کے عہد میں ایسا کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

(۳) معاملات:۔ اب معاملات پر آیئے اور یہیں اس میں تعزیر عقوبت کو بھی بحث مختصر کرنے کے لئے شامل کئے لیتا ہوں۔

اس طرح کے مسائل کی دو قسمیں ہیں

(۱) منصوص (۲) غیر منصوص

منصوص سے مراد وہ مسائل ہیں جو قرآن کریم میں بالفاظ واضح موجود ہیں۔ مثلاً چور کے لئے قطع ید زانی کے لئے سزائے تازیانہ پاکباز خواتین پر تہمت لگانے کے لئے کوڑوں کی حد مرد کے لئے طلاق کا اور عورت کے لئے خلع اور تفویض کا حق، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کی فرضیت میت کے ورثاء کو حصہ رسدی، وصیت، بیع، عقود (وغیرہ وغیرہ) ان میں کسی فرقے کے مابین کوئی اختلاف نہیں اور سب مانتے ہیں اور سب کی گردن قرآن کے آگے جھکی ہوئی ہے۔

غیر منصوص سے مراد وہ مسائل ہیں جو حدیث پر مبنی ہیں مثلاً زانی کے لئے سزائے رجم یا اجتہاد پر مبنی ہیں۔ مثلاً مجلس واحد میں تین طلاقوں کا نفاذ یا قحط سالی میں قطع ید کی سزا کا التوا (حسب فرمان حضرت عمرؓ) اختلاف جو کچھ پیدا ہوتا ہے وہ یہاں سے پیدا ہوتا ہے۔ فرقوں کی تشکیل بھی یہیں سے ہوتی ہے اور اس کو پرویز صاحب مٹانا چاہتے ہیں۔ لیکن کیا یہ اقدام اسلام کی روح سے مطابقت رکھتا ہے؟

میرا جواب انکار میں ہے

اسلام کے بنیادی اور اصولی احکام منصوص ہیں۔ ان منصوص احکام کی روشنی میں استنباط تخریج۔ تفریع ترجیح، قیاس استحسان، ذرائع مصالح، عرف وغیرہ سے مجتہد کام لینے پر مجبور ہے اور چونکہ اجتہاد غیر منصوص ہوتا ہے۔ لہٰذا اس میں اختلاف بھی ناگزیر ہے۔ بلکہ منصوص احکام کی تفریعات و تخریجات اور استنباط میں بھی اختلاف ممکن ہے اور یہ عین تقاضائے فطرت ہے یہ نہ اسلام کے خلاف ہے نہ روح اسلام کے خلاف بلکہ اگر تعمق سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ خود رسول اللہ نے اس کی اجازت دی ہے؛

آپ نے معاذؓ کو یمن بھیجا اور وقت وداع سوال کیا۔ اگر کوئی حکم قرآن میں نہ ملا تو کیا کرو گے۔

معاذؓ نے جواب دیا۔ سنت رسول اللہ میں تلاش کروں گا!

آپ نے دریافت فرمایا اگر وہاں بھی نہ ملا تو؟

معاذؓ نے کہا، پھر میں اجتہاد کرونگا

آپ نے معاذؓ کے اس جواب کو پسند فرمایا۔

اب ذرا دیر کے لئے فرض کیجئے معاذ کی طرح کوئی دوسرے صحابی کسی دوسرے - - - - - - شہر میں بھیجے جاتے ان سے بھی یہی سوال کیا جاتا۔ اور یقیناً وہ بھی یہی جواب دیتے۔ گویا اجتہاد کا حق انہیں بھی حاصل ہوتا اب سوال یہ ہے کہ آیا تمام مجتہدین کا اجتہاد یکساں ہو سکتا ہے؟ کسی مسئلہ میں جو اجتہاد معاذؓ کرتے وہی اجتہاد دوسرا مجتہد بھی کرتا؟ جواب ظاہر ہے نفی میں ہے۔ لیکن اجتہاد دونوں کا صحیح، جائز اور نافذ ہوتا کیا یہیں سے "فرقہ" کی بنیاد نہیں پڑتی؟

کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ غیر منصوص معاملات و مسائل میں اجتہاد جائز ہے اور جو جس مجتہد پر اعتماد کرتا ہو اس پر عمل کرنے میں آزاد ہے؟ "مرکز ملت" کو کیا حق ہے کہ وہ ایک اجتہاد کو جائز قرار دے اور دوسرے مجتہدات کو باطل قرار دے؟ وہ صرف یہ کر سکتا ہے کہ کسی اجتہاد کو اسلام کے بنیادی اصولوں سے متصادم نہ ہونے دے

امام مالک کی ساری زندگی مدینہ میں گذری وہ امام دارالہجرۃ مانے جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک "عمل اہل مدینہ" فیصلہ کن چیز ہے لیکن دوسرے ائمہ فقہ "عمل اہل مدینہ" کو سند اور حجت نہیں مانتے اس لئے کہ خود اہل مدینہ بعض مسائل میں مختلف الرائے تھے اور یہ تفقہ کے اعتبار سے مختلف درجے بھی رکھتے تھے۔ چنانچہ امام ابوحنیفہ فرمایا کرتے کہ اگر حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے شرف صحابیت کا پاس نہ ہوتا تو تفقہ میں علقمہ کو میں ان پر ترجیح دیتا کون کہہ سکتا ہے کہ "عمل اہل مدینہ" کے بارے میں یہ دونوں رائیں غیر دینی ہیں؟ امام مالک کی رائے اپنی جگہ دیانت فکر اور حب رسول اللہؐ پر مبنی ہے، لہٰذا لائق احترام ہے لیکن دوسرے ائمہ فقہ کی رائے بھی دیانت فکر کی حامل ہے اور ایک نہایت اہم بنیادی اصول پر مبنی ہے۔

ایک "مرکز ملت" یعنی عباسی خلیفہ منصور نے امام مالک سے ایک مرتبہ فرمایا:۔

"کیا آپ کی فقہ (حکماً) سارے عالم اسلام میں رائج نہ کر دوں؟"

لیکن امام مالک نے سختی سے روکا اور جواب دیا۔

"ایسا ہرگز نہ کیجئے رسول اللہ کے صحابہ مختلف دیار و امصار میں فتوحات اسلامی کے دور میں پھیل گئے۔ اور ان کے فتاوے اور قضایا، جہاں جہاں وہ پہنچے رائج ہو گئے انہیں غلط کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ ایک رائے میں قائم کرتا ہوں وہ میری بصیرت پر مبنی ہے ایک رائے کوئی اور قائم کرتا ہے وہ اس کی بصیرت پر مبنی ہے جو جسے صحیح اولیٰ اور افضل سمجھے اسے عمل کی پوری آزادی ہونی چاہیئے"

امام مالک کے اس جواب با صواب کے بعد منصور خاموش ہو گیا اور اپنے ارادہ سے

(باقی ص پر)

سرگودھا شہر میں مجلس انصار اللہ کا ایک تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۲؍۴؍۶۲ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سرگودھا میں مجلس انصار اللہ کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مرکز سے محترم مولانا ابو العطاء صاحب قائد اصلاح و ارشاد اور خاکسار شریک ہوئے۔ محترم مولانا صاحب نے نصف گھنٹہ کے قریب مجلس سے خطاب کیا اور انصار اللہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے احباب کو ان کے فرائض اور اصلاح و ارشاد کے اہم کام کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں احباب سے انفرادی طور پر مجلس مذاکرہ کی شکل میں دریافت کیا گیا کہ وہ کس طریق پر اس کام کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ اس کے لئے پروگرام بنا کر اس پر عمل کرنا چاہئیے۔ چنانچہ اس باہمی مشورہ اور گفتگو کے نتیجہ میں یہ امور طے ہوئے۔

(۱) ضلع سرگودھا کی مجالس انصار اللہ کا ایک سالانہ اجتماع سرگودھا میں منعقد کیا جائے گا۔ مرکز کو اس کی تاریخوں کی اطلاع کر دی جائے گی۔

(۲) مجلس انصار اللہ سرگودھا ایک لائبریری جلد قائم کرے گی۔ جس میں سلسلہ کی کتب اور اخبارات رکھی جائیں گی۔

(۳) اصلاح و ارشاد کا کام انفرادی طور پر ایک پروگرام کے ماتحت کیا جائے گا۔

(۴) سال میں تربیت اور اصلاح کے کام کے لئے ہر ممبر انشاء اللہ سات دن وقف کرے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ممبران کو ان امور کے باحسن طریق پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز دیگر مجالس انصار اللہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بھی ان امور کی طرف توجہ فرمائیں اور اپنے کام کی رپورٹ مرکز میں بھی ارسال کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

[illegible]

امراء، پریذیڈنٹ صاحبان اور مربیان سلسلہ احمدیہ کیلئے ضروری ہدایت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پردہ کے متعلق ۶ جون ۱۹۵۸ء بمقام مری ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ احباب کی یاددہانی کے لئے ۱۹ جولائی ۱۹۶۱ء کے الفضل میں اسے دوبارہ شائع کرایا گیا تھا تاکہ احمدی خواتین اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر اسلامی پردہ اختیار کریں۔ اس خطبہ میں پردہ کی رعایت نہ رکھنے والے مردوں کو حضور نے خاص طور پر توجہ دلائی ہے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور مربیان سلسلہ جو بھی خطیب ہوں وہ ماہ مئی ۱۹۶۲ء کے کسی جمعہ میں حضور کا مذکورہ بالا خطبہ سنا دیں اور نظارت ہذا کو رپورٹ دیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

سیکرٹریان اصلاح و ارشاد رپورٹ بھجوائیں

مئی ۱۹۶۲ء سے مالی سال شروع ہو رہا ہے۔ تمام جماعتوں کے سیکرٹریان اصلاح و ارشاد کو چاہیئے کہ باقاعدگی سے کام کریں اور ہر ماہ کی دس تاریخ تک ماہوار رپورٹ بھجوا دیا کریں۔ اگر کسی سیکرٹری کے پاس رپورٹ فارم نہ ہوں تو نظارت ہذا سے منگوالیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے ماموں جان محمد داؤد خان صاحب اعلیٰ ٹریننگ کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن روانہ ہو رہے ہیں احباب جماعت ان کی کامیابی کے ساتھ مراجعت کے لئے دعا فرمائیں (ماجد شاہد حیدر آباد)

(۲) ملک محمد اقبال صاحب کو سکوٹر سے گرنے کی وجہ سے کافی چوٹیں آئی ہیں۔ احباب ملک صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں (محمد رفیق ضیا زعیم حلقہ محمد نگر لاہور)

(۳) میرا نواسہ عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ اس کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (والدہ محمد انیس طاہر محلہ دار الیمن ربوہ)

(۴) میرے بڑے ماموں جان مکرم رحمت خان صاحب چار پانچ ماہ سے بعارضہ ٹی بی گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے
(محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ بہاولپور ڈویژن)

(۵) بندہ تقریباً دو سال سے بیمار چلا آرہا ہے۔ بعض اور پریشانیاں بھی ہیں۔ احباب میری صحت یابی اور پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا فرمائیں (یعقوب احمد ڈوگر دیپالپور سٹیٹ ضلع منٹگمری)

(۶) میری بیوی عرصہ تین سال سے بیمار ہے۔ چند دن سے شدید کھانسی کے ساتھ خون بھی آنا شروع ہوگیا ہے جملہ دوستوں کی خدمت میں و درویشان قادیان سے خصوصاً درخواست دعا ہے۔
(غلام دستگیر نائب امیر جماعت احمدیہ۔ لائلپور)

فہرست السابقون الاولون تحریک جدید ۲۸ / ۱۸

۳۱ مارچ ۱۹۶۲ء تک اپنا وعدہ سو فیصدی ادا کرنے والے مجاہدین سبقت بالخیرات کی خوبی کے پیش نظر احباب جماعت کی دعاؤں کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ اس نئے ایسے احباب کی ایک اور قسط درج ذیل ہے ان کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

چوہدری غلام رسول صاحب لیہ چک ۹۹ ش ۴۴-۱۹
سلامت بی بی صاحبہ اہلیہ " " ۴۴-۱۲
مولوی غلام محمد صاحب " ۵۰-۱۲
چوہدری عبد العزیز صاحب بجہ ۷۵-۱۲
بشیر احمد صاحب " ۴۴-۶
سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ " " ۴۴-۶
چوہدری اللہ رکھا صاحب " ۲۵-۷
خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ " " ۳۷-۶
نثار احمد صاحب ۰۰-۵
زینب بی بی صاحبہ اہلیہ نثار احمد صاحب " ۰۰-۵
شیخ عبد اللہ صاحب " ۶۹-۶
" عبد العزیز صاحب " ۸۱-۵
رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " ۸۱-۵
غلام محمد صاحب کشمیری " ۶۲-۶
رسول بی بی صاحبہ زوجہ شیخ عبد اللہ صاحب " ۸۱-۵
پسران چوہدری سلطان احمد صاحب بسرا " ۵۰-۱۳
" عبد العزیز صاحب " ۶۹-۵
پسران اللہ رکھا صاحب چک ۹۹ ش ۳۷-۵
پسران بشیر احمد صاحب بجہ " ۱۲-۷
سلیمہ بی بی صاحبہ زوجہ غلام احمد صاحب " ۳۱-۵
مختار احمد صاحب " ۶۹-۵
زبیدہ اختر صاحبہ بنت سلطان احمد صاحب " ۰۰-۵
والدین غلام احمد صاحب " ۲۵-۱۰
نبی احمد صاحب گوندل " ۰۰-۵
پسران نبی احمد صاحب گوندل " ۰۰-۵
حلیمہ بی بی صاحبہ زوجہ نبی احمد صاحب گوندل " ۰۰-۵
سید ولی محمد صاحب جہلم شہر ۶۹-۱۳
مستری عبد الرحیم صاحب " ۳۷-۱۳
سیٹھی خلیل الرحمان صاحب " ۷۵-۶
بابو محمد سلیم صاحب " ۶۹-۶
سیٹھی فضل حق صاحب " ۵۰-۱۲
میاں سلطان محمد صاحب " ۶۲-۶
مولوی عبد المغنی صاحب " ۷۵-۵
مولوی عبد الکریم صاحب " ۰۰-۱۷
حوالدار محمد ابراہیم صاحب " ۱۲-۷
ملک کرم الدین صاحب " ۵۰-۱۵
سیٹھی محمد اسحاق صاحب " ۰۰-۸
سیٹھی محمد ایوب صاحب " ۲۵-۵
خواجہ محمد صادق صاحب " ۲۵-۹
سیٹھی حبیب الرحمان صاحب " ۷۵-۵
بابو عبد الرشید صاحب مینیجر باٹا شو کمپنی " ۰۰-۹
شیخ محمد حسین صاحب " ۵۶-۵
خواجہ مبارک احمد صاحب " ۷۵-۶
میاں الہ دین صاحب " ۵۰-۶
والدہ صاحبہ محمد یوسف صاحب " ۰۰-۱۱
اہلیہ صاحبہ سیٹھی محمد اسمٰعیل صاحب " ۰۰-۶

میاں خالد مسعود صاحب انسپکٹر پولیس جہلم شہر ۰۰-۶
میاں عبد السلام صاحب رہتاسی " ۲۵-۵
خواجہ شہادت احمد صاحب " ۰۰-۵
سردار بیگم صاحبہ اہلیہ احمد الدین صاحب جمیل مرحوم ۲۵-۶
بابو مرزا محمد اسلم صاحب " ۰۰-۶
اہلیہ صاحبہ خواجہ شبیہ احمد صاحب کوئٹہ " ۰۰-۶
راجہ نثار احمد صاحب " ۰۰-۵
سیٹھی عزیز الرحمان صاحب " ۲۵-۵
چوہدری سردار علی صاحب پاک سرائے " ۰۰-۵
جمعدار محمد اقبال صاحب " ۰۰-۵
ماسٹر محمد اسماعیل صاحب کھیوڑہ ۰۰-۲۷
فاطمہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ " " ۰۰-۱۹
میجر حبیب احمد صاحب دوالمیال ۰۰-۲۶۰
صوبیدار عباس خان صاحب " ۱۲-۵
اعجاز احمد صاحب ولد حبیب اللہ صاحب " ۰۰-۱۵
والدین کیپٹن شیر زمان صاحب " ۰۰-۵
کرم بی صاحبہ اہلیہ میجر حبیب اللہ صاحب " ۶۲-۱۵
والدہ صاحبہ مختار احمد صاحب " ۰۰-۵
مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد ظہور صاحب " ۰۰-۵
حوالدار ایوب احمد خان صاحب " ۰۰-۵
مبارکہ بی صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب " ۰۶-۵
راجہ ولی صاحب ولد دراز خان صاحب " ۱۲-۶
والدہ صاحبہ مرحومہ کپتان نیاز احمد صاحب " ۰۰-۵
ارشاد بیگم صاحبہ دختر عبد اللہ خان صاحب " ۱۲-۵
کرم بی صاحبہ بیوہ مولوی عبد الحمید صاحب " ۰۰-۵

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا مسمی محمد یٰسین عمر ۱۶ سال گذشتہ تین ماہ سے لاپتہ ہے۔ در ثمین کی نظمیں بہت خوش الحانی سے پڑھتا ہے۔ تعلیم سے دل اچاٹ ہو جانے کے باعث گھر سے چلا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں یا اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھے تو فوراً گھر پہنچ جائے اس کی والدہ اور تمام بہن بھائی بہت پریشان ہیں۔ محمد یعقوب خوشنویس
معرفت دفتر الفضل ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت

دیال سنگھ کالج کے کانووکیشن میں ڈاکٹر عثمانی کا ایڈریس

لاہور یکم مئی۔ ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر آئی۔ ایچ عثمانی نے اس رائے کا اظہار کیا کہ ملک میں سو فیصدی تعلیم پھیلانے کی بجائے فنی اور پیشہ وارانہ تعلیم پر زیادہ توجہ دی جائے کیونکہ اس طرح ملکی پیداوار میں اضافہ ہوگا اور معاشی حالت بہتر ہو سکے گی۔

ڈاکٹر عثمانی نے آج شام دیال سنگھ کالج کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں اپنی صدارتی تقریر کے دوران مزید کہا کہ تعلیمی کمیشن کی سفارشوں کے مطابق آئندہ دس سال کے دوران سارے ملک میں پرائمری تعلیم لازمی قرار دی جائے گی اور اس عرصہ میں کوئی شخص ناخواندہ نہیں رہے گا۔ آپ نے کہا کہ ہمارے موجودہ ذرائع کو پیش نظر رکھا جائے تو اس مقصد کو حاصل کرنا خاصا مشکل نظر آتا ہے۔ آپ نے کہا کہ تعلیم کو عام کرنے کا نعرہ حقیقت پسندانہ بنیادوں پر نہیں اٹھایا جاتا میں اس نظریہ کے خلاف نہیں لیکن ایک حقیقت پسند ہونے کی حیثیت سے میرا نظریہ یہ ہے کہ ملک میں فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کو عام کیا جائے تاکہ صنعتی اور زرعی ترقی میں مدد ملے اس مقصد کے حصول کے بعد ناخواندگی کو دور کرنے کے اقدامات ہونے چاہئیں آپ نے کہا کہ بعض انبیاء اور مختلف مذاہب کے بانی ناخواندہ تھے لیکن انہوں نے انسانی اقدار کو بدل کر رکھ دیا آپ نے کہا کہ سب سے پہلے انگلستان میں صنعتی انقلاب آیا۔ اس وقت وہاں کی بیشتر آبادی ناخواندہ تھی۔ آپ نے کہا کہ بلاشبہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں ناخواندگی کی شرح بہت کم ہے لیکن یہ صورت حال صدیوں کے بعد پیدا ہوئی۔ ہمیں دس پندرہ سال میں ناخواندگی دور کرنے پر اپنی تمام قوتیں صرف نہیں کرنی چاہئیں۔

ڈاکٹر عثمانی نے کہا کہ تعلیمی اداروں میں طلباء کی صلاحیتوں کو صحیح طور پر بروئے کار لانے اور بالغ افراد میں زرعی صنعتی اور پیشہ ورانہ تعلیم کو فروغ دینے کے لئے جامع منصوبہ بنایا جائے پہلے مقصد کے حصول کے لئے چند ماڈل سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جہاں ہر قسم کا سامان میسر ہو طلباء کو ٹیکنیکل تعلیم دی جائے اور دوسرے پروگرام کے مطابق ہر تحصیل اور تعلقہ میں فنی ادارے اور تجرباتی فارم قائم کئے جائیں ان اداروں میں ناخواندہ لوگ بھی آسانی سے تربیت حاصل کر سکیں گے آپ نے کہا کہ ابتدائی تعلیم کے فروغ کے لئے مالی ذرائع کو بروئے کار لانے کی بجائے تمام قوتیں اچھے سکولوں اور کالجوں کے قیام پر صرف ہونی چاہئیں۔ یونیورسٹیوں کے حالات بھی بہتر بنائے جائیں ان اداروں میں جمود کو ختم کیا جائے اور دقیانوسی خیالات کے اساتذہ کی بجائے جدید نظریات رکھنے والے نوجوانوں کو لایا جائے تاکہ وہ جوش و خروش سے قومی تعمیر میں مدد کریں۔ آپ نے کہا کہ یونیورسٹیوں کے حالات اس حد تک بہتر بنائے جائیں کہ وہ قومی اعزاز کا باعث بنیں اور غیر ملکی مہمانوں کو مقبروں اور تاریخی مقامات کا سیاحت کرانے کی بجائے یونیورسٹیوں میں لایا جائے تاکہ انہیں معلوم ہو کہ قوم کے نوجوان کس طرح ترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔

ڈاکٹر عثمانی نے کہا کہ ہمارے ملک میں قابلیت اور صلاحیت کی صحیح قدر نہیں کی جاتی۔ ہمارا معاشرہ کچھ اس قسم کا ہے کہ اس میں طاقت اور دولت کا لحاظ کیا جاتا ہے لیکن صلاحیتوں کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ ہمارے ملک کے سینکڑوں ڈاکٹر۔ انجینئر۔ سائنسدان اور دوسرے فنی لوگ دوسرے ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہاں انہیں ان کی صلاحیتوں کا معقول معاوضہ مل جاتا ہے۔ آپ نے کہا کہ زندگی کی اقدار کا دوبارہ تعین ہونا چاہئیے تاکہ قابلیت اور صلاحیتوں کو مناسب مقام مل سکے۔ آپ نے کہا کہ ملکی حالات کا حقیقت پسندانہ نظروں سے جائزہ لینا چاہئیے۔ خالی نعرہ بازی سے تعمیر وطن ممکن نہیں۔

بھارتی کمیونسٹ پارٹی پر روس کے حامیوں کا غلبہ

نئی دہلی یکم مئی۔ بھارتی کمیونسٹ پارٹی کے عہدیداروں کا انتخاب کل نئی دہلی میں ہوا۔ الیکشن میں روس کے حامی گروپ کا پلہ بھاری رہا۔ نو عہدیداروں کے انتخاب میں روس کے حامی گروپ کے چھ امیدوار کامیاب ہوئے کمیونسٹ چین کے حامی گروپ کے تین عہدیدار منتخب ہوئے۔ مسٹر ڈانگے دوبارہ پارٹی کے جنرل سکرٹری منتخب ہو گئے۔ چین کے حامی کمیونسٹ کارکنوں نے بھارت اور چین کے سرحدی تنازعہ کے سلسلہ میں روس کے حامی گروپ کے رویہ کی مذمت کی۔ اس سلسلے میں مسٹر ڈانگے نے ایک بیان میں کہا کہ سرحدی تنازعہ کے معاملہ میں کمیونسٹ چین کا رویہ کمیونزم کے لئے نقصان دہ ہے۔ انہوں نے روس کی فراخ دلانہ پالیسی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ بدلتی دنیا میں کمیونسٹ پارٹی کی پالیسی بھی تبدیل ہونی چاہئیے۔

کیرالہ میں مسلم لیگی امیدوار کی کامیابی

نئی دہلی یکم مئی۔ مسلم لیگ ضمنی انتخاب میں تانور کے علاقے سے کیرالہ اسمبلی میں اپنی نشست برقرار رکھنے میں کامیاب رہی ہے لیگی امیدوار ڈاکٹر سی ایم کٹی کو کل اس نشست سے کامیاب قرار دیا گیا انہوں نے اپنے کانگرسی حریف کو بارہ ہزار سے زائد ووٹوں کی اکثریت سے شکست دی۔ یہ نشست مسٹر سی ایچ محمد کویا کے (کالی کٹ سے لوک سبھا کا رکن منتخب ہونے کے بعد) استعفیٰ کے بعد خالی ہوئی تھی۔

مسٹر شعیب فریضہ حج ادا کریں گے

کراچی یکم مئی وزیر اقتصادی رابطہ مسٹر محمد شعیب اس سال فریضہ حج ادا کریں گے +

"اقتصادی ترقی کے ٹھوس منصوبے بنانے کے لئے صحیح اعداد و شمار کی ضرورت ہے"

منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر سعید حسن کی تقریر

کراچی یکم مئی۔ منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر سعید حسن نے کہا ہے کہ بہتر معیار زندگی، روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع اور قومی آمدنی اور دولت کی منصفانہ تقسیم کا مقصد حاصل کرنے کے لئے اقتصادی ترقی کے ٹھوس منصوبے بنانا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترقیاتی سکیموں کی صحیح منصوبہ بندی کے لئے صحیح اعداد و شمار حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے۔ آپ نے اعداد و شمار کی قومی کونسل کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔

مسٹر سعید حسن نے کہا کہ تمام پسماندہ ملکوں کو اس دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ قدرتی، انسانی اور مادی وسائل کے حجم ان کی تقسیم، نشوونما اور پیداوار کی رفتار کے بارے میں صحیح اعداد و شمار انکے پاس موجود نہیں ہوتے۔ منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین نے کہا کہ پاکستان کو بدقسمتی سے دوسرے ترقی پذیر ملکوں کی طرح نامکمل اعداد و شمار کی خامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آپ نے کہا کہ آئندہ پانچ برس یا بیس برس میں ترقی کی کسی خاص حد تک پہنچنے کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ ہمارے وسائل، قومی آمدنی اور اوسط معیار کی صحیح پوزیشن کیا ہے جب تک ہمیں اپنی موجودہ حالت کے تمام پہلوؤں کے بارے میں صحیح معلومات حاصل نہ ہوں اس وقت تک ہمارے لئے صحیح اقتصادی منصوبہ بندی ممکن نہیں۔ مسٹر سعید حسن نے کہا کہ قومی زندگی کے تمام شعبوں میں زراعت۔ صنعت تعلیم۔ ذرائع روزگار اور تجارت وغیرہ کے متعلق مفصل معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم ایسا نہیں کرتے اس وقت تک ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ دونوں صوبوں کی آمدنی میں کتنا فرق ہے اس طرح منصوبہ بندی، سرمایہ کاری۔ تعلیمی ترقی، ذرائع روزگار میں اضافہ کی کوششوں کے مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کی خاطر صحیح اعداد و شمار حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے کہا کہ صحیح معلومات کے بغیر کسی شعبہ کی ترقی کے منصوبے بنانا قیاس آرائی کے سوا اور کچھ حیثیت نہیں رکھتا آپ نے کہا کہ قومی ترقیاتی سکیموں کی منصوبہ بندی میں کوئی غلطی انتہائی دوررس نتائج کی حامل ہو سکتی ہے چونکہ خوشحال قومی مستقبل کا انحصار بڑی حد تک صحیح منصوبہ بندی پر ہے اس لئے اس معاملہ میں ہر غلطی سے گریز کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنا ضروری ہے +

اگر دونوں ایک دوسرے کی فکر و اجتہاد کو خلوص پر مبنی سمجھتے۔

پس ضرورت اس کی ہے کہ کھلے دل سے ان فکری و اجتہادی اختلافات کو تسلیم کیا جائے نہ کہ انہیں "مرکز ملت" کے واسطہ سے ختم کرنے کی کوشش کی جائے +

ملکہ نیدرلینڈ کو صدر ایوب کا پیغام تہنیت

کراچی یکم مئی صدر محمد ایوب خاں نے نیدرلینڈ کی ملکہ جولیانا کو ان کے یوم پیدائش پر پیغام تہنیت بھیجا ہے۔

برطانوی اخبار کی افترا پردازی

لندن یکم مئی سنٹو کے وزارتی اجلاس میں پاکستانی وفد کے لیڈر جنرل کے ایم شیخ نے آج ان خبروں کی تردید کی ہے کہ پاکستان نے سنٹو کے علاقہ کے لئے مزید فوجوں کا مطالبہ کیا۔ آپ نے کہا اس بارے میں لندن کے روزنامہ ہیرالڈ میں گزشتہ جمعہ کو جو رپورٹ شائع ہوئی ہے وہ بالکل بے بنیاد ہے جنرل شیخ نے پاکستان ہائی کمیشن کی معرفت جاری کردہ ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان نے برطانیہ سے یہ درخواست نہیں کی کہ وہ مشرق وسطیٰ میں زیادہ فوجیں رکھے بمباروں کے دستے متعین کرے اور راڈر وارننگ سسٹم کی تنصیب کے علاوہ اسلحہ کا ذخیرہ بھی کرے۔ آپ نے کہا پاکستان نے اس قسم کی کوئی درخواست نہیں کی اور نہ ہی وہ ایسا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جنرل شیخ نے کہا پاکستان کے مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک سے دوستانہ اور برادرانہ تعلقات کے پیش نظر اس خبر کا مقصد محض بدگمانی پھیلانا ہے +

— تاثرات —

(بقیہ صفحہ ۵)

سے باز آگیا۔

لہٰذا شخصی قوانین سے متعلق جو طائفی اختلافات ہیں وہ دیانت فکر، دلیل، روایت اور قضا دی قضایائے صحابہ پر مبنی ہیں۔ کوئی "مرکز ملت" اگر کبھی اور کہیں ان میں مداخلت کرنا چاہے تو اسے تاریخ کا مطالعہ ایک مرتبہ ضرور کر لینا چاہئیے۔

بغداد کی تباہی اور بغداد کے بعد اسلام کے بہترین ثقافتی تہذیبی اور عمرانی مرکزوں، شہروں اور عمارتوں کی ویرانی اور بربادی تاتاریوں کے ہاتھوں ہرگز ظہور پذیر نہ ہوتی اگر شیعوں سنیوں کے فکری اور اجتہادی اختلافات کو تسلیم کر کے انہیں پوری آزادی دے دی گئی ہوتی اور ایک دوسرے کا در تخریب نہ ہوتا۔ نیشاپور، بخارا، سمرقند اور دوسرے تاریخی شہر مسمار نہ ہو گئے ہوتے اور وہاں مانند آب مسلمانوں کا لہو ارزاں نہ ہو گیا ہوتا۔ اگر شوافع اور احناف کے مابین اختلافات فکری و اجتہادی کا فیصلہ "رفع یدین" سے کرنے کی کوشش نہ کی گئی ہوتی۔

ترکوں اور ایرانیوں میں وہ خون ریز جنگیں نہ ہوتیں جن سے دشمنوں نے پورا فائدہ اٹھایا۔

"مغربی پاکستان کے وزراء جون کے پہلے ہفتہ میں عہدے سنبھال لیں گے"

"وزراء کی تعداد اور صوبائی اسمبلی کے اجلاس کی تاریخ کا ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا"

راولپنڈی ۲ رمئی۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کل یہاں اخبار نویسوں کو بتایا کہ جون کے آغاز میں صوبائی وزراء اپنے عہدوں کے حلف اٹھالیں گے۔ ان کا تقرر مرکزی حکومت سے صلاح و مشورہ کے بعد کیا جائے گا۔ وزراء کی تعداد کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا لیکن اس کا انحصار مرکزی وزیروں کی تعداد اور صوبائی حکومت کی ذمہ داریوں کی وسعت پر ہوگا۔

گورنر نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ صوبائی اسمبلی کے پہلے اجلاس کے لئے ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے۔ آپ نے کہا قومی اسمبلی کے اجلاس اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات مکمل ہونے کے بعد تاریخ کا فیصلہ کیا جائے گا۔ گورنر نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ مرکزی حکومت کی تنظیم نو کمیٹی کی رپورٹ کی سفارشات کے تحت مرکزی حکومت کے کئی فاضل محکمے جلد ہی صوبوں کو منتقل کر دیے جائیں گے۔ آپ نے کہا مرکز میں فاضل افسروں کو بھی صوبوں کو منتقل کر دیا جائے گا۔

گورنر سے دریافت کیا گیا کہ کیا ان محکموں اور افسروں کو وہی درجہ حاصل ہوگا جو انہیں مرکز میں حاصل تھا تو آپ نے جواب دیا کہ افسروں کو سابق درجہ کے مطابق عہدے دئے جائیں گے گورنر نے بتایا کہ صوبائی حکومت کی تنظیم نو قریباً مکمل ہو گئی ہے اور محکمہ جات صحت، سڑکیں و عمارات اور آبپاشی کی حال ہی میں نئے سرے سے تنظیم کی گئی ہے۔

گورنر نے اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران اعلیٰ سرکاری حکام سے کہا کہ وہ اپنے بچوں میں "ٹیڈی ازم" کے رجحانات کی روک تھام کے لئے سخت نگرانی کریں۔ زیادہ تر ٹیڈی لڑکے اعلیٰ افسروں کے بیٹے ہیں۔ آپ نے کہا میں نے لاہور میں گورنمنٹ کالج برائے خواتین کے سالانہ کنووکیشن میں اپنی تقریر کے دوران اس موضوع پر اظہار خیال کیا تھا میرا یہ مشورہ تمام والدین کے لئے تھا۔

گورنر نے کل اسلام آباد میں راول بند کا معائنہ کیا۔ ڈویژنل کمشنر مسٹر غیاث الدین احمد بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

مغربی بنگال کے فساد زدہ علاقوں میں امن کی بحالی کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں

"مظلوم مسلمانوں کو دوبارہ ان کے گھروں میں آباد کیا جائے" بھارت سے پاکستان کا مطالبہ

راولپنڈی ۲ رمئی۔ پاکستان نے بھارت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مغربی بنگال کے فساد زدہ علاقوں میں امن بحال کرنے اور مسلمان مہاجروں کی بحالی کے لئے ہر ممکن اقدام کرے۔ کراچی میں بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر کو کل دفتر خارجہ میں طلب کر کے بتایا گیا کہ حکومت پاکستان یہ چاہتی ہے کہ جو بھارتی مسلمان فسادات کے باعث گھر بار چھوڑ کر پاکستان آگئے ہیں۔ بھارتی حکومت انہیں دوبارہ ان کے گھروں میں بسائے اور انہیں ذرائع روزگار دلانے کی پوری کوشش کرے۔

بھارتی ہائی کمشنر کراچی میں موجود نہیں تھے اس لئے بھارت کے ڈپٹی ہائی کمشنر کو دفتر خارجہ میں طلب کیا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ مالدہ کے فساد زدہ علاقہ سے ہزاروں مسلمانوں کی آمد کے باعث راجشاہی میں فرقہ وارانہ فساد کی جو واردا تیں ہوئی ہیں حکومت پاکستان نے ان کے سدباب کے لئے انتہائی سخت اقدامات کئے ہیں لہٰذا بھارت بھی اپنے ملک کے فساد زدہ علاقوں میں امن بحال کرنے کے لئے انتہائی سخت اقدام کرے۔ حکومت مشرقی پاکستان مغربی بنگال کی حکومت کو پہلے ہی پیشکش کر چکی ہے کہ وہ مالدہ اور مرشد آباد کے مہاجروں سے ملاقات کرنے کے لئے اپنے نمائندوں کو بھیجے جو انہیں واپس جانے کی ترغیب دیں۔ اس مقصد کے لئے مغربی بنگال کے حکام کو ہر قسم کی سہولتیں مہیا کرنے کی پیشکش کی گئی تھی +

جامعہ احمدیہ میں
مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل کا لیکچر

ربوہ ۲ رمئی۔ مورخہ ۳ رمئی ۶۲ء بروز جمعرات پونے بارہ بجے دن جامعہ احمدیہ کے ہال میں مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل، مولانا مودودی کے رسالہ "ختم نبوت" علمی رنگ میں تبصرہ فرمائیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفید ہوں۔

(نائب صدر الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

عزیز محمود احمد ابن چوہدری محمد اسلم صاحب ساہی گجرات ایک ہفتہ سے بجار منہ بخار بیمار ہے ڈاکٹروں کو ٹائیفائڈ کا شبہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عزیز کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شریف گجرات)

ضروری اعلان

احمد آباد اسٹیٹ اور محمد آباد اسٹیٹ سے ملحقہ گورنمنٹ کا رقبہ جو کہ ڈینی مسر خادم کے پاس ٹھیکہ پر تھا نیلام ہونے والا ہے۔ رقبہ قابل نیلام قریباً ۵۵۰۰ ایکڑ ہے۔ ابھی تاریخ نیلامی کا اعلان نہیں ہوا۔ خواہش مند احباب فائدہ اٹھائیں۔

ناظر زراعت
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

الوداعی تقریب
(بقیہ صفحہ اول)

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نے کی بعد ازاں مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب سابق مبلغ لائبیریا نے آپ کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ مکرم مولوی صاحب موصوف کی جوابی تقریر کے بعد صاحب صدر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں وقف زندگی کی اہمیت پر روشنی ڈالی آخر میں محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت اجلاس دعا پر اختتام پذیر ہوا +

● لاہور ۲ رمئی۔ بتایا گیا ہے کہ لاہور کے فیشن ایبل علاقہ گلبرگ میں ایک ریستوران میں دو افراد کو جو چائے پینا چاہتے تھے مایوس لوٹنا پڑا کیونکہ انہوں نے قمیص اور شلوار پہن رکھی تھی جب ان افراد نے منیجر سے شکایت کی تو اس نے کہا کہ آپ مناسب لباس میں ملبوس نہیں اسلئے آپ لوگوں کو چائے پیش نہیں کی جاسکتی۔ ان افراد کے پوچھنے پر منیجر نے بتایا کہ مناسب لباس پتلون سے ...

گرمیوں کے لئے مفید دوائیں

۱۔ شربت صندل

گرمیوں میں پیاس کی تسکین اور دل و دماغ کی تفریح کے لئے بہت مفید ہے۔ فی بوتل ساڑھے تین روپیہ

۲۔ سفوف مفرح

گرمیوں کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتا ہے پیاس۔ گھبراہٹ اور لو لگنے کے لئے بہت مفید ہے۔ فی تولہ ۱۲ ر۔ فی شیشی دو روپیہ

۳۔ چونڈی

بچوں کو گرمیوں کے اثرات سے محفوظ رکھتی ہے دانت نکالنے کے عوارض دست۔ پیاس وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ فی شیشی ایک روپیہ

علاوہ ازیں تازہ بتازہ عرق شربت ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

نادر موقع

ایک موٹر سائیکل۔ نارٹن میکر۔ پانچ ہارس پاور ماڈل ۱۹۴۹ء۔ ارزاں قیمت پر چالو حالت میں برائے فروخت ہے خواہش مند حضرات

ڈاکٹر شریف احمد دندان ساز چنیوٹ ضلع جھنگ سے ملیں +

خوشخبری

ہمارے ہاں ہر قسم کی کتب سکول کے لئے ہر وقت دستیاب ہو سکتی ہیں۔ نیز ہم نے سٹیشنری اور بہترین کاپیوں کی قیمت میں خاص رعایت کر دی ہے۔ احباب فوری رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

پروپرائٹر **دارالنجیر جنرل سٹورز** غلہ منڈی ربوہ

● ... کے ایک ... اضافہ کرنے ... سے ہزاروں روپے کا ... رخانہ کے گودام سے شروع ہوئی جہاں آتش گیر کیمیاوی اشیاء رکھی ہوئی تھیں اور بڑی تیزی سے کارخانے کے دوسرے حصوں میں پھیل گئی +

ر ۸۰
بخدمت چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ...
اسسٹنٹ کاٹن، باٹنسٹ، ز...
ٹنڈو جام۔ ضلع حیدر آباد۔

رجب...

ضروری اعلان

بل الفضل اپریل ۶۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقوم ۱۰ رمئی تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (مینیجر)

ہمدرد دلنسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے